سوال

علم غیب ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ذاتی ہے یا وہبی ۔ علم غیب کی تعریف

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ذاتی تھا یا وہبی ؟ اور علم غیب کی جامع مانع تعریف کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

غیب معنیٰ مغیب ہے ۔ جیسے خلق بمعنیٰ مخلوق اس کے معنیٰ پوشیدہ شئے کے ہیں ۔ اس کے علم کی دو صورتیں ہیں ۔ ایک یہ کہ اس کا علم اسباب عادیہ سے ہو۔ دوم یہ کہ اسباب غیر عادیہ سے ہو۔ ان دونوں کا ہم الگ الگ بیان کرتے ہیں ۔ اس سے علم غیب کی تعریف بھی واضح ہوجائے گی ۔ اور اس کے ضمن میں ذاتی وہبی کا مسئلہ بھی حل ہوجائے گا ۔ ان شاء اللہ

اول الذکر کا بیان

اول الذکر علم غیب نہیں ۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ   --سورة النمل 65

’’کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا‘‘

اس آیت میں فرمایا کہ پوشیدہ شئے کو صرف خدا ہی جانتا ہے ۔ حالانکہ بہت سی پوشیدہ اشیاء ہیں کہ ان کو خدا کے سوا دوسرے بھی جانتے ہیں ۔ مثلاً کسی کے پٹھ کے پیچھے کوئی شئے پڑی ہو تو وہ اس سے پوشیدہ ہے ۔ اگر وہ اس کو مڑکر دیکھ لے تو اس کو کا علم ہوجاتا ہے ۔ اس طرح کان میں سونا چاندی وغیرہ پوشیدہ ہوتا ہے ۔ جب انسان کان کھودتا ہے تو اس کو اس کا علم ہوجاتا ہے ۔ تو اگر پوشیدہ شئے کا علم مطلقاً علم غیب ہو تو پھر یہ بھی علم غیب ہونا چاہیے ۔ حالانکہ مندرجہ بالا آیت صاف ہے کہ پوشیدہ کا علم صرف خدا کو ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر پوشیدہ کا علم ایسے اسباب سے ہو۔ جو عام عادت کے موافق ہیں تو اس کو شرعاً علم غیب نہیں کہتے ۔

ثانی الذکر کا بیان

قرآن مجید میں ہے :

قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ٢٥ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ٢٦ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ٢٧ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا --سورة الجن ٢٥-٢٦-٢٧-٢٨

’’کہہ دیجئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے دور کی مدت مقرر کرے گا۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کرلے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کردیتا ہے۔ تاکہ ان کے اپنے رب کے پیغام پہنچا دینے کا علم ہوجائے اللہ تعالیٰ نے ان کے آس پاس (کی تمام چیزوں) کا احاطہ کر رکھا ہے اور ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھا ہے۔‘‘

یہ آیت بظاہر پہلی آیت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں ہے کہ علم غیب سوائے خدا کے کسی کو نہیں۔ اور اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہ السلام کو بذریعہ وحی غیب پر مطلع کردیتا ہے۔ (دونوں آیتوں میں موافقت)

بریلوی فرقہ کہتا ہے کہ پہلی آیت میں علم غیب سے مراد ذاتی ہے۔ یعنی بغیر کسی کے دینے کے ہے۔ اور دوسری آیت میں وہبی ہے یعنی خدا کے دینے سے ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ وہبی سے کیا مراد ہے؟ اگر یہ مراد ہے کہ جیسے ظاہری آنکھیں ہیں۔ اس طرح رسول کے لیے خدا تعالیٰ باطنی آنکھیں کردیتا ہے جن سے ہمیشہ کے لیے رسول پر کلی غیب ظاہر ہوجاتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ کے لیے سب کچھ ظاہر ہے۔ تو یہ اس پہلی آیت کے خلاف ہے۔ کیونکہ تفسیر خازن وغیرہ میں اس آیت کے تحت لکھا ہے۔

«نزلت فی المشرکین حین سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن وقت الساعۃ» (خازن جلد3 ص 417)

یہ آیت مشرکوں کے بارہ میں اتری ہے۔ جبکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے وقت سے سوال کیا۔

اس شان نزول سے معلوم ہوا کہ آپ کو قیامت کے وقت کا علم نہ تھا۔ وہبی اور نہ غیر وہبی۔ کیونکہ سوال وہبی ذاتی نہ تھا۔ بلکہ ان کا سوال مطلقاً تھا جس کے جواب میں کہا گیا کہ خدا کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں اور اس کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بھی آتی ہے۔

«من زعم انہ صلی اللہ علیہ وسلم یخبر الناس بما یکون فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریۃ واللہ یقول (قل لا یعلم)» الایۃ (تفسیر فتح البیان ج 7 ص 81 بحوالہ بخاری مسلم وغیرہ)

’’جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات کی خبر دیتے ہیں۔ اس نے خدا پر بڑا افترا کیا۔‘‘

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ --سورة النمل 65

’’کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا‘‘

ظاہر ہے کہ کل کی بات جاننے یا خبر دینے کے لیے وہبی علم کافی ہے۔ جس سے سب کچھ منکشف ہوجائے۔ ذاتی کی ضرورت نہیں۔ پس اس پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ اس قسم کا وہبی علم مراد لینا صحیح نہیں۔ بلکہ یہ دوسری آیت کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ دوسری آیت میں عذاب قریب یا دور ہونے سے بے خبری کا ذکر ہے۔ نیز وحی کا ذکر ہے جس کے ساتھ پہریدار ہوتے ہیں۔ گویا ویسے آپ بے خبر ہیں۔ جب کسی بات کی بابت وحی ہوجاتی ہے تو علم ہوجاتا ہے ورنہ نہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی آیات و واقعات کے خلاف ہے

۔چنانچہ ارشاد ہے :

اول :

وَمِنْ أَہْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ --سورۃالتوبۃ101

’’کئی لوگ اہل مدینہ سے نفاق پر اڑے ہوئے ہیں ۔ توان کو نہیں جا نتا ہم جانتے ہیں ۔‘‘

دوم :

وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ --سورۃالاعراف188

’’اگر میں غیب جا نتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی ۔‘‘

سوم :

عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ --سورۃالتوبۃ43

’’اللہ تجھے معاف فرما دے ، تو نے انہیں کیوں اجازت دے دی ؟ بغیر اس کے کہ تیرے سامنے سچے لوگ کھل جائیں اور تو جھوٹے لوگوں کو بھی جان لے ‘‘

اس قسم کی آیات وواقعات بہت ہیں ۔ جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگنے کا واقعہ جو سورۃ نور میں مذکور ہے ۔ اور شہد وغیرہ کا واقعہ جو سورۃ تحریم میں مذکور ہے ۔ یہ سب اس بات کی واضح دلیلیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کا وہبی علم نہیں کہ خدا نے اس کے باطن کو اس طرح بنا دیا ہو کہ جیسے خدا پر کوئی شئے پوشیدہ نہیں ۔ اس پر بھی پوشیدہ نہ ہو۔

اور اگر وہبی سے مراد ہے کہ خدا تعالیٰ بذریعہ وحی رسول کو مطلع کر دیتا ہے تو یہ بے شک دوسری آیت کا مطلب ہے ۔ لیکن اس صورت میں رسول پر دوسرے انسانوں کی طرح غیب پوشیدہ ہوگا ۔ ہاں جس بات کے متعلق وحی ہو جائے ۔ اس کا علم ہوگا ۔ اگر وحی نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ۔ اس قسم کا وہبی سب مانتے ہیں نہ اہل حدیث کو اس سے انکار ہے نہ کسی اور کو ۔ پس اس میں نزاع ہی فضول ہے ۔ ہاں نام کا جھگڑا ہو کہ کوئی اس کا نام علم غیب رکھتا ہے اور کوئی نہیں رکھتا ۔ تو یہ الگ بات ہے ۔ یہ کسی گنتی میں نہیں ۔ کیونکہ یہ محض لفظی اختلاف ہے مطلب میں سب متفق ہیں ۔ پس اس کو اہمیت نہ دینی چاہیے ۔

خلاصہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور انبیاء کو جو کچھ معلوم ہوتا ہے خواہ اس کا نام کوئی علم غیب وہبی رکھے یا علم غیب سے خارج کر کے صرف وحی سے موسوم کرے اگر اس کو علم غیب وہبی کہا جائے تو اس صورت میں علم غیب کی تعریف ہوگی ۔ پوشیدہ شئے کا علم جو بذریعہ اسباب عادیہ نہ ہو اور اگر اس کو علم غیب وہبی نہ کہا جائے ۔ تو پھر علم غیب کی تعریف مذکورہ میں اتنا اور اضافہ کرنا پڑے گا ۔ کہ کسی کے بتلانے سے بھی نہ ہو خواہ بتلانے والا وحی ہو یا غیر وحی ۔

بعض لوگ علم غیب کی تعریف کرتے ہیں ۔ کہ پوشیدہ شئے کا علم جو بذریعہ حس و عقل نہ ہو ۔ یہ تعریف اگرچہ صحیح ہو سکتی ہے ۔ مگر جو لوگ بذریعہ وحی حاصل ہونے والے علم کو بھی علم غیب کہتے ہیں ۔ ان کے نزدیک صحیح نہیں ۔ کیونکہ وحی کے ذریعہ جو کچھ آتا ہے اس کا طریق اکثر حس (سماع) وغیرہ ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص205